کتاب نما

Islamic Jurisprudence [اسلامی اصول فقہ] عمران احسن خاں نیازی۔ ناشر: انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ اور اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، فیصل مسجد اسلام آباد۔ صفحات: ۴۰۵ (بشمول کتابیات و اشاریہ)۔ قیمت: درج نہیں۔

اصول فقہ کے موضوع پر انگریزی زبان میں قانون کے طلبہ اور شریعہ و قانون سے دل چسپی رکھنے والے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لیے یہ ایک مفید اور کارآمد نصابی کتاب ہے۔ اصول فقہ جیسے موضوع کی تشریح و توضیح میں ایسی باریکیاں قاری کے سامنے آتی ہیں کہ اس کا ذہن اُلجھتا ہے اور پوری بات کو سمجھنے کے لیے اُسے اپنے ذہن پر کافی بوجھ ڈالنا پڑتا ہے۔ عمران احسن خاں نیازی نے اپنی اس کتاب میں نسبتاً آسان پیرایہ اختیار کیا ہے تاکہ ایک عام قاری بھی اصول فقہ کے مشکل اور پیچیدہ قواعد کو آسانی سے سمجھ سکے۔ وہ قانون کے طالب علم کے لیے ایک ٹیکسٹ بک کی حیثیت سے ایک وقیع اور مفید نصابی کتاب کا عالمانہ معیار برقرار رکھنے میں بھی کامیاب رہے ہیں۔

ایک زمانے میں پنجاب یونی ورسٹی لا کالج کے نصاب میں اس موضوع پر بیرسٹر عبدالرحیم کی فقہ محمدی کے اصول (The Principles of Muhammadan Jurisprudence) شامل تھی۔ سر عبدالرحیم مدراس ہائی کورٹ کے جج بھی رہے۔ انھوں نے کلکتہ یونی ورسٹی میں ۱۹۰۷ء میں بطور ٹیگور پروفیسر جو لیکچر دیے تھے، ان ہی کو مرتب کر کے انھوں نے یہ کتاب ۱۹۱۱ء میں شائع کی تھی۔ لیکچروں کے سلسلے میں انھوں نے مسٹر میکڈانلڈ کی کتاب ''محمڈن تھیالوجی'' (Muhammadan Theology) سے بھی مدد لی تھی۔ اگرچہ کتاب کا بیش تر حصہ اصول الفقہ پر صدرالشریعت کی کتاب توضیح کے انگریزی ترجمے پر مشتمل ہے، تاہم اپنی کتاب کے دیباچے کے آخری پیراگراف میں سر عبدالرحیم نے ریورینڈ کینن ایڈورڈ سیل کا اس بنا پر شکریہ ادا کیا کہ پادری صاحب نے عربی الفاظ کے انگریزی میں ترجمے پر نظرثانی کی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید سر عبدالرحیم اصول الفقہ کے موضوع پر لکھی گئی امہات الکتب سے براہِ راست پوری طرح استفادہ نہیں کر سکے تھے بلکہ انھوں نے غیر مسلموں یعنی مسٹر میکڈانلڈ کی کتاب اور ریورینڈ کینن ایڈورڈ سیل کے ذریعے استفادہ کیا تھا۔

اس کے مقابلے میں زیرتبصرہ کتاب کے مصنف عمران احسن خاں نیازی یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ وہ ایک طرف اصول الفقہ کے موضوع پر امہات الکتب مثلاً الثعلبی کی الاحکام فی اصول الاحکام، فخر الاسلام بزدوی کی اصول البزدوی اور علاؤالدین عبدالعزیز بن احمد کی کشف الاسرار عن اصول فخرالاسلام بزدوی، امام غزالی کی المنخول من تعلیقات الاصول اور المستصفی من علم الاصول، ابن رشد کی بدایۃ المجتہد، ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی کی مشہور کتاب الاحکام القرآن اور اصول الجصاص، الکرخی کی رسالہ فی الاصول، الکاسانی کی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع اور الماوردی کی الاحکام السلطانیہ جیسی ثقہ کتابوں سے براہِ راست استفادہ کرسکیں، اور دوسری طرف جان آسٹن کی دو جلدوں پر مشتمل کتاب لیکچرز آف جیورس پروڈنس، ایڈگر بوڈن ہائمر کی جیورس پروڈنس، فلاسفی اینڈ میتھڈ آف لا اور کولسن کی ہسٹری آف اسلامک لا اور بعض دوسرے مغربی مصنفین کی مفید کتب سے بھی براہِ راست استفادہ کرسکیں۔ اس بنا پر میرے خیال میں زیرتبصرہ کتاب سر عبدالرحیم کی کتاب سے بہتر، عالمانہ اور محققانہ نصابی کتاب ہے جو قانون کے طلبہ اور پیشہ وکالت اور عدلیہ سے وابستہ حضرات کے لیے بہت مفید ہے۔

مصنف نے تعارف میں فقہ، اصول الفقہ اور بنیادی اصطلاحات کی تشریح کی ہے۔ پہلے حصے میں حکم شرعی یعنی اسلامی قانون کی تعریف و توضیح بیان کرنے کے ساتھ حکم شرعی کی مختلف اقسام (یعنی واجب، مندوب، حرام، مکروہ اور مباح کی وضاحت کی ہے، نیز حاکم، محکوم فیہ، انسانی حقوق اور ان کی اقسام، محکوم علیہ) پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے عورت کی حیثیت، عورت کی شہادت اور اس عنوان کے تحت وفاقی شرعی عدالت کے ۱۹۸۹ء کے ایک فیصلے کا حوالہ دیا ہے جو رشیدہ پٹیل بنام فیڈریشن آف پاکستان مقدمے میں دیا گیا تھا۔ مصنف نے لکھا ہے کہ ایک عورت کی شہادت پر حد تو جاری نہیں کی جاسکتی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجرم کو کوئی اور سزا بھی نہیں دی جاسکتی۔ انھوں نے لکھا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں قانون سازی کرکے حد کے برابر دوسری سخت سزا دے سکتی ہے۔ اس باب کے تحت انھوں نے عورت کے وراثت میں حصے، طلاق کے حق اور دیت وغیرہ کی بحث بھی کی ہے۔ دوسرے حصے میں فاضل مصنف نے اسلامی قانون اور تیسرے حصے میں اجتہاد کی تعریف، مجتہد کی صفات، اجتہاد کے طریقوں اور نسخ اور ترجیح کی توضیح کی ہے۔ چوتھے حصے میں فقیہہ، اس کے طریق کار پر بحث کے بعد بتایا ہے کہ تقلید کی تعریف کیا ہے۔

عمران احسن نیازی نے قانون اور شریعہ کے استاد اور محقق کی حیثیت سے اصول الفقہ کے موضوع پر قدیم و جدید اہم کتب سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے حق تحقیق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ البتہ ایک بات قابل توجہ ہے کہ سر عبدالرحیم نے بطور بیرسٹر اور بطور جج ہائی کورٹ اپنے وسیع علمی تجربے کی بنیاد پر اپنی کتاب

میں اعلیٰ عدالتوں مثلاً کلکتہ ہائی کورٹ' الہ آباد ہائی کورٹ' مدراس ہائی کورٹ اور بعض دوسری عدالتوں کے ۴۰ اہم مقدمات کے حوالے بھی دیے تھے۔ اس کے مقابلے میں عمران احسن نیازی کے ہاں عدالتی فیصلوں کے حوالے بہت کم ہیں۔ ایک تو وفاقی شرعی عدالت کے ۱۹۸۹ء کے فیصلے کا حوالہ ہے اور چند ایک مزید عدالتی فیصلوں کے حوالے۔ دوسرے ایڈیشن میں اگر وہ مزید عدالتی فیصلوں کے حوالے شامل کر سکیں تو کتاب کی وقعت میں اضافہ ہوگا۔

کتاب کی طباعت و اشاعت اعلیٰ معیار کی ہے۔ کتابیات اور اشاریے نے کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ (محمد اسلم سلیمی)

اسلام' معاشیات اور ادب [خطوط]' مرتبہ: ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی۔ ناشر: ایجوکیشنل بک ہاؤس' علی گڑھ (بھارت)۔ صفحات: ۴۲۶ (مجلد)۔ قیمت: درج نہیں۔

مصنف کا نام اگرچہ عالم اسلام کے ایک معروف ماہر معاشیات کے طور پر جانا جاتا ہے لیکن وہ ادب کے رمز شناس اور عالمی اسلامی تحریک کے ایک نباض بھی ہیں۔ درس و تدریس' تحقیق و تراجم اور تنقید و تجزیہ میں ان کا شمار صف اوّل کی شخصیات میں ہوتا ہے۔

اسلام' معاشیات اور ادب بنیادی طور پر مکاتیب کا مجموعہ ہے۔ جس میں خود مرتب کے لکھے ہوئے خطوط کی تعداد ۳۲ ہے' جب کہ کل خطوط ۲۲۲ ہیں۔ کتاب کے ۸۲ مکتوب نگاروں میں سید مودودی' ابواللیث ندوی' امین احسن اصلاحی' ابوالحسن علی ندوی' اختر حسن اصلاحی' ڈاکٹر محمد حمید اللہ' صدر الدین اصلاحی' محمد یوسف بنوری' ڈاکٹر ذاکر حسین' ڈاکٹر سید عابد حسین' ڈاکٹر مشیر الحق' پروفیسر خورشید احمد' عبدالماجد دریابادی' سید منور حسن' احمد عروج قادری' سعید احمد اکبر آبادی' پروفیسر محمد تقی امینی' جلال الدین عمری' چودھری غلام محمد' پروفیسر عبدالحمید صدیقی' قاضی مجاہد الاسلام قاسمی' مولانا محمد سراج الحسن' فضل الرحمٰن فریدی' نعیم صدیقی وغیرہ جیسے اکابرین بھی شامل ہیں۔

یہ مکاتیب رسمی نوعیت کے نہیں' بلکہ ان میں فکر و خیال کے گہرے رنگ پوشیدہ ہیں۔ علمی اور اجتماعی حوالوں سے بعض ایسے موضوعات زیر بحث آئے ہیں' جو فائلوں میں پوشیدہ اور بند اجلاسوں تک محدود تھے۔ ان میں فکرمندی کے ایسے پہلو ہیں' جنھیں بیان کرتے وقت جھجک محسوس ہوتی تھی۔ ایسے معاملات پر بحث بھی پڑھنے کو ملتی ہے' جن کے بارے میں عام طور پر تصور کیا جاتا ہے کہ ان پر کہاں بات ہو سکتی ہے؟ خطوط کے بعض جملے تکلیف دہ ہیں' مگر اس کے ساتھ بہت سے حصے روشنی کے دیے ہیں۔

یہ کتاب نصف صدی کے دوران تحریک اسلامی کے اہل علم و دانش کے علم' تفقہ فی الدین